رہنمائے اساتذہ

معاشرتی علوم

برائے

جماعت اوّل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی ۔

وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔

ترجمہ

نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔
بدی اور ظلم میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

رہنمائے اساتذہ

معاشرتی علوم

جماعت اوّل

ناشر

پاپولر پبلشرز ○ لاہور

برائے

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ○ لاہور

ار اول   مارچ 1974   تعداد 15,000

تیار کردہ

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ، لاہور

منظور کردہ

حکومت پنجاب (محکمہ تعلیم) ، لاہور

بمطابق مراسلہ نمبر S.O. (C) 10-1/72 مورخہ 5 دسمبر 1973

مصنفین :

- پروفیسر بشیرالدین ملک
- ڈاکٹر مس فیروزہ یاسمین
- پروفیسر علی شبّر کاظمی
- پروفیسر محمد سعید قریشی

مدیر :

پروفیسر بشیرالدین ملک

نگران تالیف و طباعت :

چوہدری محمد سلیم اختر

ماہر مضمون ۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ ۔ لاہور

طابع - - - - ایم احسان الحق

مطبع - - - - نیو فائن پرنٹنگ پریس ، لاہور

ناشر - - - - پاپولر پبلشرز ، لاہور

فہرست مضامین

جماعت اول

تعارف

بچے کا ذہن بہت زرخیز ہوتا ہے - اس میں سوچنے سمجھنے کی بڑی صلاحیتیں موجود ہیں - وہ اپنے ارد گرد کی چیزوں پر نظر ڈالتا ہے - انھیں سمجھنے کی کوشش کرتا ہے - اس طرح معلومات کے ذخائر حاصل کرتا ہے -

ہر وقت کریدتے رہنے ، نئے نئے تجربات کرنے اور ہر نئی چیز کو معلوم کرنے کی صلاحیت کو استعمال کرکے ہم بچوں کو نئی نئی باتیں سکھا سکتے ہیں - انھیں کام کرنے پر آمادہ کر سکتے ہیں - اس طرح جو بات سیکھی جائے گی وہ پختہ ہوگی اور طالب علم اس میں دلچسپی بھی لے گا - اس لیے بچوں کی کریدنے اور نئے نئے تجربات کرنے کی صلاحیت کو تعلیم میں ہمیشہ استعمال کیا جاتا ہے -

معاشرتی علوم کا تعلق ہمارے ارد گرد کے ماحول سے ہے ، جہاں زمین ، آسمان ، پہاڑ ، دریا ہیں ، جہاں انسانوں کے گروہ ہیں اور جہاں ہمارے اپنے بنائے ہوئے طور طریقے ہیں - ان سب چیزوں کا براہ راست مطالعہ کیے بغیر ہم نہ تو ماحول کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ اس سے ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں -

ہمارا معاشرہ تیزی سے بدل رہا ہے - ان تبدیلیوں سے پوری طرح آگاہ ہونا ضروری ہے - ساتھ ہی ساتھ ماحول سے فائدے اٹھانے کی اہلیت کا ہونا بھی ضروری ہے - بس اسی صورت میں ہم اپنی ذات کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور انسانی برادری کو بھی -

ان ہی باتوں کے پیش نظر نصاب میں چند تبدیلیاں ناگزیر ہوگئیں سارا نصاب دوبارہ مرتب ہوا - چنانچہ معاشرتی علوم کا نصاب بھی نئے تقاضوں کے مطابق مرتب کیا گیا -

نصاب کی کامیابی کا دار و مدار اُستاد پر ہے - جب بھی نصاب بدلتا ہے ، کچھ ایسی باتیں سامنے آجاتی ہیں جو بیشتر اساتذہ کو شش و پنج میں ڈال دیتی ہیں - اس کیفیت کو ختم کرنے کے لیے یہ فیصلہ کیا گیا

کہ اساتذہ کی مدد اور رہنمائی کا بندوبست کیا جائے چنانچہ معاشرتی علوم
کے اساتذہ کے لیے یہ "رہنمائے اساتذہ" مرتب کی گئی ہے۔

بچہ سیکھتا کیسے ہے؟

آجکل ماہرین نفسیات نے سیکھنے کے عمل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک کا تعلق اس بات سے ہے کہ بچہ سوچتا کیسے ہے اور اپنی سوجھ بوجھ کیسے بڑھاتا ہے؟ اسے معلوماتی حصہ کہتے ہیں۔ دوسرے کا تعلق بچے کے احساسات سے ہے، مثلاً کسی چیز میں اس کی دلچسپی کتنی ہے، اس کا رویہ کیسا ہے؟ یہ استحسانی حصہ ہے۔ تیسرے کا تعلق اس بات سے ہے کہ بچے میں عملی کام کرنے کی صلاحیت کہاں تک پیدا ہوئی، یہ عملی حصہ ہے۔

الف۔ معلوماتی حصہ۔

پڑھے لکھے انسان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ منطقی نہج پر سوچ بچار کر سکتا ہے اور پھر اس کی مدد سے کسی منطقی نتیجے تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر بچوں کو بھی سوچنے اور فیصلہ کرنے کی تربیت بہم پہنچائی جائے تو ان کے اندر منطقی استدلال کا ملکہ پیدا ہوگا۔ جسے ہم ذہنی بیداری کہیں گے۔ یہ ذہنی بیداری انسان کو دور اندیش اور با صلاحیت بنا دیتی ہے، اس لیے یہ کوشش کی جائے کہ بچوں کو سوچنے، سمجھنے اور فیصلہ کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع بہم پہنچیں۔ اس طرح معلومات بڑھتی چلی جائیں اور علم میں برابر اضافہ ہوتا رہے۔

ب۔ استحسانی حصہ۔

بچے نے ایک گھر دیکھا۔ اب آپ پوچھیے کہ کیا وہ اس گھر میں رہنا پسند کرے گا؟ وہ جواب دیتا ہے، ہاں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے کے دل میں گھر سے لگاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ اسی طرح ہر بات جو بچہ جان جاتا ہے، اس کے متعلق کسی نہ کسی قسم کا جذباتی اظہار ضرور کرتا ہے، جسے ہم استحسان کہتے ہیں۔ چھوٹے بچوں میں یہ جذباتی اظہار

بہت شدید ہوتا ہے ، یعنی یا تو مثبت ہوگا یا منفی ۔ اس قسم کے اظہار کو مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر کیا جا سکتا ہے :

مثبت : دلچسپی ۔ پُر جوش ۔ محتاط ۔ صاف ۔ مطمئن ۔

منفی : عدم دلچسپی ۔ سرد مہر ۔ لاپرواہ ۔ گندہ ۔ غیر مطمئن ۔

ج ۔ عملی حصہ ۔

اچھی طرح سیکھ لینے کا مطلب یہ ہے کہ کسی بات کے متعلق بچے کو معلومات حاصل ہوگئی ہیں اور اس چیز سے ایک قسم کا جذباتی لگاؤ بھی پیدا ہوگیا ہے ۔ اب اگر اسے کوئی کام کرنے کو کہا جائے گا تو وہ خوشی سے تیار ہو جائے گا ۔ عملی کام کرتے وقت وہ اپنی معلومات کو کام میں لائے گا ۔ جس قدر جذباتی لگاؤ زیادہ ہوگا ، اسی قدر کام میں انہاک زیادہ ہوگا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عملی کام معلوماتی اور استحسانی حصوں کی پختگی کا ذریعہ ہوگا ۔ اسی لیے ہر سبق کے ساتھ عملی کام ضرور تجویز کیا جاتا ہے ۔ ان کاموں کو بچے دو طرح سے کرتے ہیں ۔ ایک گروہی شکل میں ، دوسرے انفرادی طور پر ۔

ہم کیسے پڑھائیں؟

پڑھانے سے پہلے تین سوال پیدا ہوتے ہیں ۔ کیا پڑھانا ہے ؟ کیوں پڑھانا ہے ؟ کیسے پڑھانا ہے ؟ ان تینوں باتوں کو "رہنمائے اساتذہ" میں مدّنظر رکھا گیا ہے ۔

کیا پڑھانا ہے ؟ اس کا تعین نصاب میں کر دیا گیا ہے ۔ نئے نصاب میں موضوعات کو یونٹوں کی شکل دی گئی ہے ۔ اس لیے رہنمائے اساتذہ میں بھی ان ہی یونٹوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے ۔

کیوں پڑھانا ہے ؟ اس کا تعلق مقاصد سے ہے ۔ ہر یونٹ کے مقاصد کا تعین اس یونٹ کے شروع میں کر دیا گیا ہے ۔ ان مقاصد کو معلوماتی، استحسانی اور عملی ، تینوں حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔

کیسے پڑھایا جائے ؟ اس کا تعلق دو باتوں سے ہے ۔ ایک تو تدریس کا طریقہ ہے ۔ دوسری ، دوران تدریس استعمال ہونے والے وسائل کا ۔ جہاں تک طریقے کا تعلق ہے اس کے اشارات رہنمائے اساتذہ میں وضاحت سے لکھ دیے گئے ہیں ۔ ان اشارات کو لکھتے وقت ہر یونٹ کو سبقوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔ ایک دن میں ایک سبق پڑھایا جائے گا ۔ اس طرح تین یا چار دنوں میں یونٹ مکمل ہوگا ۔

ہر سبق کو دو اجزاء میں بانٹا گیا ہے ۔ (الف) جماعتی تدریس ، جس میں پوری کلاس کو سبق پڑھایا جائے گا ۔ چونکہ بچے چھوٹے ہیں اور زیادہ دیر تک بیٹھ نہیں سکتے اس لیے جماعتی تدریس کا وقت ۱۵ یا ۲۰ منٹ سے زیادہ نہیں رکھا گیا ہے ۔ جماعت کو کیسے پڑھایا جائے ، اس کے اقدامات اشارات سبق میں درج ہیں ۔ (ب) تدریسی مشاغل ، جس میں ایسے مشاغل ہیں جنھیں بچے کریں گے ۔ یہ مشاغل کہیں گروہی ہیں اور کہیں انفرادی ۔ ان مشاغل کے لیے ۲۵ یا ۳۰ منٹ کا وقت دیا گیا ہے ۔ اساتذہ بچوں کو کام کی نوعیت سمجھا دیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ بچے ٹھیک سے کام کر رہے ہیں ۔ ہر کام کو کیسے کیا جائے ، یہ اشارات سبق میں بتایا گیا ہے ۔

ہر یونٹ میں استعمال ہونے والے وسائل کو یونٹ کے شروع میں درج کر دیا گیا ہے ۔ یہ دو قسم کے ہیں :

۱ - جنھیں اساتذہ اور طلبا مل کر مقامی طور پر مہیا کریں گے ۔ مثلاً کاغذ ، مٹی ۔ سرکنڈا وغیرہ ۔

۲ - جو سکول کی طرف سے فراہم ہوں گے ۔ مثلاً نقشہ ، چارٹ ۔

ان چیزوں کو کس طرح استعمال کیا جائے ، اس کا تذکرہ اشارات سبق میں موجود ہے ۔

اس رہنمائے اساتذہ میں جو طریقے بتائے گئے ہیں ان کی حیثیت وہ حتمی نہیں ہے ۔ محض رہنمائی کے لیے دیے گئے ہیں ۔ مقامی حالات اور ضروریات کے پیش نظر ان میں ترمیم کی جا سکتی ہے ۔ بہر حال ، یہ

توقع ضرور کی جاتی ہے کہ سبق کی تیاری کرتے وقت اساتذہ انھیں پڑھیں گے اور ہر یونٹ کو پڑھانے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کو مد نظر رکھیں گے :

۱ - ہر یونٹ کے مقاصد کیا ہیں ؟

۲ - ہر یونٹ کے لیے کون سے لوازمات ضروری ہیں اور کیا انھیں اکٹھا کر لیا گیا ہے ؟

۳ - ہر یونٹ کو کتنے اسباق میں تقسیم کیا گیا ہے ؟ جتنے اسباق ہیں ، اتنے ہی دنوں میں یونٹ ختم ہوگا -

۴ - ہر سبق کے دو حصے ہیں - ۱۵ تا ۲۰ منٹ کی جماعتی تدریس اور اس کے بعد ۲۵ یا ۳۰ منٹ کے تدریسی مشاغل -

۵ - پڑھنے والے بچوں کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی بات کا اظہار کرسکیں ، بحث و تمحیص میں حصہ لیں -

یونٹ نمبر ۱

"گھر"

مقاصد

الف ۔ معلوماتی

۱ ۔ اپنے گھر کے محل وقوع سے واقف ہونا ۔
۲ ۔ اطراف کا تصور واضح ہونا ۔

ب ۔ استحسانی

۱ ۔ اپنے گھر سے لگاؤ پیدا کرنا ۔
۲ ۔ مل جل کر زندگی گزارنے کا قرینہ سیکھنا ۔
۳ ۔ ارد گرد کے ماحول سے وابستگی پیدا کرنا ۔

ج ۔ عملی

۱ ۔ چیزوں کو ترتیب میں رکھنا ۔
۲ ۔ ہدایات پر عمل کرنا ۔
۳ ۔ کھلونے اور ماڈل بنانا ۔

سامان :

۱ ۔ کچے مکان کی تصویر ۔	کسی اخبار یا رسالے سے کاٹ
۲ ۔ پکے مکان کی تصویر ۔	لی جائے یا چارٹ کی صورت
۳ ۔ کوٹھی کی تصویر ۔	میں پیش کیا جائے ۔

۴ ۔ ماچس کی خالی ڈبیاں ۔ بچوں کی مدد سے جمع کی جائیں ۔
۵ ۔ کاغذ ۔
۶ ۔ سرکنڈے ۔ مقامی طور پر مہیا کی جائے ۔
۷ ۔ گوندھی ہوئی چکنی مٹی ۔
۸ ۔ رنگین چاک ۔

طریقہ تدریس :

سبق نمبر ۱

الف ۔ جماعتی تدریس

۱ ۔ بچوں سے گفتگو کی جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ ان کا گھر کیسا ہے ۔

۲ ۔ جس قسم کا مکان بچے بتائیں اس کے متعلق تصویر دکھا دی جائے ۔

۳ ۔ اس طرح بچوں کو پکے مکان ، کچے مکان اور کوٹھی کا تصور دیا جائے ۔

۴ ۔ ان تصویروں کی مدد سے ان کی ساخت کے متعلق گفتگو کی جائے ۔

ب ۔ مشاغل

۱ ۔ بچوں کو پانچ پانچ کی ٹولیوں میں بانٹ دیا جائے ۔

۲ ۔ بچوں سے کہا جائے کہ وہ کمرہ جماعت سے باہر چلیں ۔

۳ ۔ ہر ٹولی جس قسم کا مکان چاہے بنائے ۔ اس کام کے لیے سرکنڈا ، کاغذ اور مٹی استعمال کی جائے ۔

۴ ۔ جب بچے مکان بنا رہے ہوں تو اُستاد گھوم پھر کر ان کا کام دیکھے ۔ سوالات پوچھے ۔ مثلاً کیا بنا رہے ہیں ؟ یہ کیا چیز ہے ؟

سبق نمبر ۲

الف ۔ جماعتی تدریس

۱ ۔ بچوں سے گفتگو کی جائے کہ ان کا گھر کیسا ہے ؟ اس میں کتنے کمرے ہیں ؟ اس طرح دوران گفتگو کوشش کی

جائے کہ دیوار ، چھت ، دروازہ ، کھڑکی ، صحن ، کمرہ ، غسل خانہ اور باورچی خانہ کے تصور سے بچے واقف ہو جائیں -

۲ - اس سلسلے میں سکول کے کمروں کی دیواروں ، چھت ، کھڑکیوں اور دروازوں وغیرہ سے بھی مدد لی جا سکتی ہے -

ب - مشاغل

۱ - بچوں کو پانچ پانچ کی ٹولیوں میں بانٹ دیا جائے -

۲ - ہر ٹولی کو ماچس کی خالی ڈبیاں دے دی جائیں اور ان سے کہا جائے کہ ان ڈبیوں کی مدد سے کمرہ ، دیوار ، چھت ، دروازہ اور صحن بنائیں -

۳ - اساتذہ گھوم پھر کر بچوں کے کام کا جائزہ لیں -

۴ - بچے اپنی سلیٹ یا کسی سادے کاغذ پر ماچس کی ڈبیا رکھ کر اس کے گرد سفید چاک یا پنسل سے نشان لگائیں - اس طرح تین شکلیں بنائیں اور ایک میں لال رنگ ، دوسرے میں ہرا رنگ اور تیسرے میں پیلا رنگ، رنگین چاک کی مدد سے بھریں -

سبق نمبر ۳

الف - جماعتی تدریس

۱ - ہر بچے کو دو دو خالی ماچس کی ڈبیاں دی جائیں -

۲ - اُستاد خود بھی دو ڈبیاں لے لے -

۳ - بچوں سے کہا جائے کہ وہ ایک ڈبیا اپنے سامنے رکھیں - دوسری ڈبیا ان سے کبھی اس ڈبیا کے دائیں ، بائیں ، سامنے ، پیچھے ، اوپر ، نیچے رکھنے کو کہا جائے - باری باری یہ مشق دی جائے - استاد اپنی ڈبیاں بھی ساتھ ساتھ دائیں ، بائیں وغیرہ رکھتا جائے - اس طرح دائیں ، بائیں ، سامنے ، پیچھے ، اوپر اور نیچے کا تصور واضح کیا جائے -

۴ - اُستاد تختہ سیاہ پر ایک ڈبیا رکھے - اس کے گرد چاک سے لکیر لگائے - اس میں رنگ بھرے - دوسرا خانہ اس کے داہنی طرف بنائے - اس میں دوسرا رنگ بھرے - اس طرح تختہ سیاہ پر بھی مختلف رنگوں سے ان ہی تصورات کو واضح کیا جائے -

ب - مشاغل

۱ - بچوں سے کہا جائے کہ اپنی سلیٹ یا کاغذ پر ماچس کی ڈبیا رکھ کر اس کا خاکہ اس طرح بنائیں جیسا کہ تختہ سیاہ پر بنایا گیا ہے - ان خاکوں میں اسی طرح رنگ بھریں جیسا کہ تختہ سیاہ پر بنا ہے -

سبق نمبر ۴

الف - جماعتی تدریس

۱ - بچوں سے گفتگو کی جائے کہ وہ جہاں رہتے ہیں کیا وہاں گلی یا سڑک ہے؟ یہ سڑک ان کے گھر کے کس طرف ہے؟ ان کے گھر کے داہنی طرف کس کا گھر ہے ؟ اسی طرح بائیں طرف ، سامنے ، پیچھے - ان اطراف کے متعلق گفتگو کی جائے -

۲ - گفتگو کے ساتھ ساتھ آستاد تختہ سیاہ پر دوہری لکیر کھینچے اور بتائے کہ یہ سڑک ہے یا گلی ہے - ماچس کی ڈبیوں کی مدد سے اس سڑک یا گلی کے دونوں طرف چوکور بنائے اور بتائے کہ یہ گھر ہیں - اس طرح گلی کا نقشہ واضح کیا جائے -

۳ - اس کے ساتھ ایک اور گلی یا سڑک بنائی جائے - اس پر بھی مکان بنائے جائیں -

۴ - اس طرح محلے کا تصور واضح کیا جائے -

۵ - بچوں سے ان کے محلے کی بابت گفتگو کی جائے -

ب ۔ مشاغل

۱ ۔ بچوں سے کہا جائے کہ وہ اپنی سلیٹ یا کاغذ پر ایک سڑک بنائیں ۔ اس کے دونوں طرف تین تین گھر ماچس کی مدد سے بنائیں اور ان میں رنگ بھریں ۔

۲ ۔ بچوں کو پانچ پانچ کی ٹولیوں میں بانٹ دیا جائے ۔ ان سے کہا جائے کہ سکول کے صحن میں زمین پر بڑی سی لکیر کھینچ کر سڑک بنائیں ۔ اس کے دونوں طرف گھر بنائیں ۔ اس طرح زمین پر محلہ تیار کریں ۔ جب کام مکمل ہو جائے تو ہر ٹولی دوسرے کا محلہ دیکھے اور ان کے متعلق گفتگو کرے ۔

یونٹ نمبر ۲

مدرسہ

مقاصد :

معلوماتی ۔

۱ ۔ مدرسہ کے محل وقوع سے واقفیت ۔
۲ ۔ مدرسہ کے طبعی ماحول سے واقفیت ۔
۳ ۔ اطراف کا سمجھنا ۔ دائیں بائیں ۔

استعسانی ۔

۱ ۔ مدرسہ سے محبت ۔
۲ ۔ بڑوں کا ادب ۔
۳ ۔ تعاون ۔

عملی ۔

۱ ۔ اشیا کا موزوں اور مناسب ترتیب سے رکھنا ۔
۲ ۔ بعض نشانات کا پہچاننا ۔

سامان ۔

۱ ۔ اُستاد اخبار یا رسالے سے کسی بھی مدرسہ کی تصویر کاٹ لیں ۔
۲ ۔ ماچس کی خالی ڈبیاں ، سرکنڈے ، گوندھی ہوئی مٹی بچے گھر سے ہمراہ لائیں ۔
۳ ۔ رسی اور کھرپہ مقامی طور پر مہیا کیے جائیں ۔

سبق نمبر ۱

الف ۔ جماعتی تدریس

طریقہ :

۱ ۔ سبق کا آغاز جماعت کے کمرے سے کیا جائے ۔
۲ ۔ بچوں سے پوچھا جائے کہ فرش کچا ہے یا پکی اینٹوں سے بنا ہے ؟

۳ ۔ کمرے میں سفیدی کی گئی ہے/نہیں کی گئی ۔ بچوں سے اخذ کرائیں ۔
۴ ۔ ان سے دروازوں ، کھڑکیوں اور روشن دانوں کی تعداد کے بارے میں پوچھا جائے ۔
۵ ۔ ایک بچے کو دروازے کے نزدیک اس طرح کھڑا کیا جائے کہ اس کا چہرہ کمرے کے سامنے ہو ۔ اس سے پوچھا جائے کمرے کی دائیں طرف اور کمرے کی بائیں طرف کیا ہے ؟

ب ۔ مشاغل

طریقہ :

۱ ۔ جماعت کو گروہوں میں بانٹ لیا جائے ۔
۲ ۔ ایک گروہ میں آٹھ سے دس بچے شامل ہوں ۔
۳ ۔ بچے کمرے کے مختلف حصوں کی پہچان کریں ۔
۴ ۔ اُستاد گھوم پھر کر بچوں کی گفتگو کا جائزہ لیں ۔
۵ ۔ بچوں کو جن باتوں کا علم نہ ہو اُستاد کو چاہیے کہ وہ ان باتوں کی وضاحت کریں ۔

سبق نمبر ۲

الف جماعتی تدریس

طریقہ :

۱ ۔ بچوں سے پوچھا جائے ان کا مدرسہ کہاں ہے ؟
۲ ۔ گلی ، محلے ، سڑک ، گاؤں ، شہر کا نام بچوں سے اخذ کروائیں ۔
۳ ۔ ان سے پوچھا جائے کہ مدرسہ مسجد سے نزدیک ہے یا دور ؟
۴ ۔ فلالین بورڈ یا دیوار پر مدرسہ کا تراشا لگایا جائے ۔
۵ ۔ اُستاد ماچس کی خالی ڈبیوں ، سرکنڈوں اور گوندھی ہوئی

مٹی سے بچوں کی معاونت سے مدرسہ کا ایک ماڈل تیار
کرے ۔

ب ۔ مشاغل

طریقہ :

۱ ۔ سہولت کے پیش نظر بچوں کے گروہ بنائے جائیں ۔

۲ ۔ ایک گروہ میں چار سے چھ بچے شامل ہوں ۔

۳ ۔ بچوں سے کہا جائے کہ ماڈل کو دیکھتے ہوئے وہ ماچس
کی خالی ڈبیوں ، سرکنڈوں اور گوندھی ہوئی مٹی سے
مدرسہ بنائیں ۔

۴ ۔ بچے ایک دوسرے کا مدرسہ دیکھیں اور اس کے متعلق بات
چیت کریں ۔

۵ ۔ استاد بچوں کو ماڈل بنانے میں مدد دیں اور ان کی حوصلہ
افزائی کریں ۔

سبق نمبر ۳

الف ۔ جماعتی تدریس

طریقہ :

۱ ۔ بچوں کے سامنے مدرسہ کا ماڈل پیش کیا جائے ۔

۲ ۔ اس ماڈل کے ذریعے بچوں سے مدرسہ کے مختلف حصے اخذ
کرائیں (کمرے ، صحن ، چار دیواری)

۳ ۔ گفتگو کی جائے کہ مدرسہ کی عمارت کون کون سی چیزوں
سے بنتی ہے ؟

۴ ۔ فلالین بورڈ/دیوار پر مدرسہ کا تراشا لگایا جائے ۔

۵ ۔ بچوں کو بتایا جائے کہ مدرسہ کی حد بندی کے لیے چار
دیواری بنائی جاتی ہے ۔

۶ ۔ برآمدے اور پھاٹک کا تصور پختہ کیا جائے ۔

ب ۔ مشاغل

طریقہ:

۱ ۔ جماعت کو گروہوں میں بانٹ لیا جائے ۔

۲ ۔ ایک گروہ میں آٹھ سے دس بچے شامل ہوں ۔ ہر گروہ کے ذمے ایک کام لگایا جائے ۔

۳ ۔ بچے معلوم کریں کہ ان کے مدرسہ کی چار دیواری ہے یا نہیں ۔ اگر چار دیواری نہیں ہے تو حد بندی کیسے قائم کی گئی ہے ۔

۴ ۔ وہ مدرسہ کے صحن کا جائزہ لیں ۔

۵ ۔ بچے معلوم کریں کہ ان کے مدرسہ میں برآمدہ ہے یا نہیں اگر ہے تو اس سے کیا کام لیا جاتا ہے ۔

۶ ۔ وہ جائزہ لیں کہ مدرسہ کی عمارت کیسی ہے ؟

۷ ۔ بچے آپس میں معلومات کا تبادلہ کریں ۔

طریقہ:

۱ ۔ ایک بچے سے کہا جائے کہ وہ فلالین بورڈ/دیوار پر مدرسہ کا تراشا لگائے ۔

۲ ۔ اس تراشے کے حوالے سے مدرسے کے مختلف حصوں کی اہمیت بچوں پر واضح کی جائے ۔

۳ ۔ انھیں مدرسہ کے صحن میں پلاٹوں سے واقفیت دلائی جائے

۴ ۔ بچوں سے پینے کے پانی ، کھیل کے میدان اور بیت الخلا کا تذکرہ کیا جائے ۔

۵ ۔ مدرسے میں صفائی کے معیار پر گفتگو کی جائے ۔

ب ۔ مشاغل

طریقہ :

۱ ۔ بچوں کے گروہ بنا لیے جائیں ۔

۲ ۔ ایک گروہ میں دس سے بارہ بچے شامل ہوں ۔ ہر گروہ کے ذمے ایک کام لگایا جائے ۔

۳ ۔ بچے اپنے مدرسے کے صحن کو رسی کے ذریعے مختلف حصوں میں تقسیم کریں ۔

۴ ۔ ان سے کیاریاں بنوائی جائیں ۔

۵ ۔ بچے مدرسہ کے درختوں کی گنتی کریں ۔

۶ ۔ ان کے ذمے مدرسہ کی صفائی کا کام لگایا جائے ۔

۷ ۔ استاد بچوں کے کام کو دیکھیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں ۔

یونٹ نمبر ۳
مسجد

مقاصد:

معلوماتی۔

۱۔ مسجد کے محل وقوع سے واقفیت۔
۲۔ مسجد کے طبعی ماحول سے واقفیت۔
۳۔ اطراف کا سمجھنا۔ دائیں بائیں۔

استحسانی۔

۱۔ مسجد سے عقیدت۔

عملی۔

۱۔ اشیا کا موزوں اور مناسب ترتیب سے رکھنا۔
۲۔ بعض نشانات کا پہچانتا۔

سامان:

۱۔ استاد اخبار یا رسالے سے مسجد کی تصویر کاٹ لیں۔

سبق نمبر ۱

الف۔ جماعتی تدریس

طریقہ:

۱۔ سبق کا آغاز بچوں سے سوالات کے ذریعے کیا جائے۔
۲۔ بچوں سے پوچھا جائے مسجد کہاں واقع ہے؟
۳۔ مسجد مدرسہ سے دور ہے یا نزدیک۔ بچوں سے اخذ کرائیں۔
۴۔ بچوں سے پوچھا جائے مسجد کے سامنے اور مسجد کے پیچھے کیا ہے؟
۵۔ مسجد کی مختلف چیزوں کے متعلق بچوں سے گفتگو کی جائے۔
۶۔ ان پر واضح کیا جائے کہ مسجد نماز پڑھنے کے لیے ہوتی ہے۔

ب ۔ مشاغل : طریقہ

۱ ۔ جماعت کو گروہوں میں بانٹ لیا جائے ۔
۲ ۔ ایک گروہ میں آٹھ سے دس بچے شامل ہوں ۔ ہر گروہ کے ذمّے ایک کام لگایا جائے ۔
۳ ۔ بچّے معلوم کریں کہ ان کا مدرسہ مسجد سے کس طرف اور مسجد ان کے مدرسہ سے کس طرف واقع ہے ؟
۴ ۔ بچّے مسجد کے نزدیک یا دور ہونے سے متعلق واقفیت حاصل کریں ۔
۵ ۔ بچّے آپس میں معلومات کا تبادلہ کریں ۔
۶ ۔ اُستاد گفتگو میں سہولت پیدا کرنے کے لیے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں ۔

سبق نمبر ۲

الف ۔ جماعتی تدریس : طریقہ

۱ ۔ ایک بچہ فلالین بورڈ/دیوار پر مسجد کا تراشا لگائے ۔
۲ ۔ اس تراشے کے حوالے سے بچوں کو مینار کا تصّور دیا جائے ۔
۳ ۔ بچوں سے محراب کا نام اخذ کرائیں ۔
۴ ۔ انھیں مسجد کی چار دیواری کا تصور دلایا جائے ۔
۵ بچوں کو مسجد کے اندرونی اور بیرونی حصّوں میں امتیاز کرنا سکھایا جائے ۔

ب ۔ مشاغل : طریقہ

۱ ۔ بچوں کو کسی قریبی مسجد میں لے جایا جائے ۔
۲ ۔ انھیں گروہوں میں تقسیم کیا جائے ۔

۳ - ایک گروہ میں دس سے بارہ بچّے شامل ہوں - ہر گروہ کے ذمّے ایک کام لگایا جائے -

۴ - بچّے مسجد کے دروازوں ، کھڑکیوں اور روشن دانوں کو شمار کریں -

۵ - وہ میناروں کی گنتی کریں اور سیڑھی کے ذریعے ان میناروں تک پہنچنے کا تجربہ کریں -

۶ - بچے (جب کہ نماز کا وقت نہ ہو) منبر کو اچھی طرح دیکھیں -

۷ - وہ مسجد کی صفیں شمار کریں اور انہیں ترتیب سے بچھا کر نمازیوں کی طرح ایک صف میں کھڑے ہوں -

۸ - سب گروہوں کو ملا کر ایک نماز کی جماعت تیار کی جائے جس میں پیش امام ہو اور باقی نمازی صحیح صف میں اس کے پیچھے کھڑے ہوں -

۹ - اُستاد بچوں کے کام کو دیکھیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں -

نوٹ : غیر مسلم بچوں کو ان کی عبادت گاہوں کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جائیں -

یونٹ نمبر ۴

متعلقین

گھر اور سکول کے افراد ۔ عزیز رشتہ دار ۔ گھر کے پالتو جانور اور سکول کے ملازمین ۔

مقاصد

I ۔ معلوماتی مقاصد

۱ ۔ گھر کے افراد اور جانوروں سے واقفیت حاصل کرنا ۔

۲ ۔ باپ ۔ ماں ۔ بہن ۔ بھائی ۔ دادا ۔ دادی ۔ نانا ۔ نانی ۔ چچا ۔ چچی ۔ ماموں ۔ ممانی کے ساتھ اپنے رشتہ کو سمجھنا ۔

۳ ۔ اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب اور اُستاد صاحب کو جاننا اور سمجھنا ۔

II ۔ استحسانی مقاصد

۱ ۔ رشتہ داروں کے لیے محبت اور احترام ۔

۲ ۔ اُستادوں کے لیے ادب اور احترام ۔

۳ ۔ ہاتھ سے کام کرنے والوں کا احترام ۔

۴ ۔ امام اور مؤذن کے لیے احترام ۔

III ۔ عملی مقاصد

۱ ۔ بڑوں سے گفتگو ۔

۲ ۔ مٹی کی کوئی چیز تیار کرنا ۔

۳ ۔ سڑک یا گلی پر کسی نشان کی پہچان ۔

سبق نمبر ۱

گھر کے افراد

(ماں ۔ باپ ۔ بہن بھائی ۔ دادا ۔ دادی)

I ۔ سامان : گوندھی ہوئی مٹی

II ۔ طریقۂ تدریس

۱ ۔ اُستاد صاحب سبق کا آغاز گفتگو سے کریں ۔ مثلاً وہ پوچھیں کہ آپ کے گھر میں کون کون رہتا ہے ۔

۲ ۔ بچّے اپنے ماں باپ ۔ بہن بھائی ۔ دادا دادی کے متعلق بتائیں گے ۔ کچھ بچے جن کے چچا تایا یا پھوپھیاں ساتھ رہتی ہیں ان کا بھی ذکر کریں گے ۔

۳ ۔ بچّوں سے سوالات کے ذریعہ ان کے گھروں کے افراد کا رول واضح کروانے کی کوشش کی جائے ۔

۴ ۔ بچّوں کی گفتگو سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں ۔

(i) ۔ ابّا دن بھر کام کرتے ہیں تاکہ اپنے گھر والوں کی ضرورتیں پوری کر سکیں ۔

(ii) ۔ امی گھر کا کام کرتی ہیں تاکہ سب کو آرام ملے ۔

(iii) ۔ باجی کام میں امی کی مدد کرتی ہیں اور سکول جاتی ہیں ۔

(iv) ۔ بھائی جان سودا لا دیتے ہیں اور پڑھتے بھی ہیں نیز وہ باہر کے کاموں میں ابّا ، امی اور دیگر گھر والوں کی مدد کرتے ہیں ۔

(v) ۔ دادا ، دادی سب کو پیار کرتے ہیں ۔ سب کے لیے دعائیں کرتے ہیں ۔ گھر کے بچوں کو کہانیاں سناتے ہیں ۔

(vi) ۔ چچا ، ابّا کی مدد کرتے ہیں اور بچوں کو سیر کرواتے ہیں ۔

(vii) ۔ پھوپھی گھر کے کام میں مدد دیتی ہیں ۔ گھر کے بچّے یہ بھی بتائیں گے کہ وہ پڑھتی بھی ہیں ۔

یہ سب نتائج اخذ کرتے وقت اُستاد کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ بچے ان سب افراد کے ساتھ حقوق کے علاوہ اپنے فرائض کو بھی پہچانیں۔ مثلاً:

۱ - بڑوں کا کہا ماننا چاہیے - ان کی عزت کرنی چاہیے -
۲ - دادا - دادی - بوڑھے اور ضعیف ہوتے ہیں ان کے کام خوشی سے کرنے چاہییں -
۳ - چھوٹے بہن بھائیوں کو پیار کرنا چاہیے -
۴ - گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں مدد کرنی چاہیے -
۵ - اُستاد بچّوں کو بتائے کہ ان سب باتوں سے خدا تعالیٰ بھی خوش ہوتے ہیں -

III - تدریسی مشاغل

۱ - اُستاد ، بچّوں کو بڑوں سے گفتگو کرنے کے آداب سکھانے کی غرض سے بچّوں کو اپنے سے بات چیت کرنے کا موقعہ دے اور انھیں لفظ ،آپ، کا استعمال سکھائے نیز سلام کرنا - شکریہ کہنا - تشریف رکھیے کہنے کا استعمال ، عام بات چیت کے ذریعہ سکھائے -

۲ - **ننھے ننھے ڈرامے کرنا** - دو بچّوں کو کہا جائے کہ وہ جھگڑالو بھائیوں کا رول ادا کریں ، اور دوسرے دو بچّوں کو کہا جائے کہ وہ مل کر رہنے والے بھائیوں کا رول ادا کریں - پھر بچوں سے پوچھا جائے کہ وہ کونسی قسم کے بھائیوں کو پسند کرتے ہیں -

۳ - ہر بچّہ اُستاد کو بتائے کہ وہ اپنے گھر میں کس کس کی اور کس طرح مدد کرتا ہے -

۴ - اُستاد بچّوں کو ایسی کہانی یا نظم سنا سکتا ہے جس سے ماں باپ کا کہا ماننے یا بچوں کو مل کر رہنے کی ترغیب ہو - ایسی ایک کہانی کا خاکہ درج ذیل ہے :

ایک جنگل میں ننھا خرگوش اپنے ابّا اور امی کے ساتھ رہتا تھا۔

اسکی امّی نے اسے باہر جانے سے روکا تھا مگر ننھے خرگوش کو باہر کی دنیا دیکھنے کا شوق تھا۔ وہ اپنی امی کی آنکھ بچا کر باہر نکل گیا۔ ایک زمیندار نے جس کا گھر جنگل کے قریب ہی تھا اسے جا کر پکڑ لیا اور شام کے کھانے کے لیے اسے حلال کرکے پکانے کا ارادہ کر لیا۔ ننھا خرگوش بہت پریشان تھا۔ کاش کہ اس نے اپنی امّی کی بات مان لی ہوتی۔ آخر اس کے ابّا اسے ڈھونڈتے ہوئے وہاں آنکلے اور اپنی دوست چوہیا کو ساتھ لے آئے جس نے جال کو کاٹ کر ننھے خرگوش کو نکالا۔ اس دن سے ننھے خرگوش نے پکّا ارادہ کیا کہ آئندہ بڑوں کا کہنا مانے گا۔

۵۔ بچوں کو گوندھی ہوئی مٹی سے گھر، کمرہ یا چار دیواری کا ماڈل بنانے کا موقع دینا چاہیے۔

سبق نمبر ۲

افراد خانہ کے علاوہ اور باقی عزیز

(نانا۔ نانی۔ ماموں۔ ممانی۔ خالو۔ خالہ۔ چچا۔ چچی)

I **سامان:** کچھ نہیں

II **طریقۂ تدریس:**

گفتگو: اُستاد سبق کا آغاز یوں کرے کہ آپ چھٹیوں میں کہاں گئے تھے؟ بچّے یوں جواب دیں گے:

"اپنے چچا کے ہاں"

"اپنی خالہ کے ہاں"

"اپنے ماموں کے ہاں"

"اپنے نانا نانی کے ہاں" وغیرہ وغیرہ۔

جب بچّے کسی عزیز کا نام لیں تو اُستاد اس کے متعلق مزید

تفصیلات یوں پوچھے :

"وہ کہاں رہتے ہیں؟"

"ان کے گھر میں اور کون کون رہتا ہے"

پھر بچّوں کی مدد سے بذریعہ گفتگو مندرجہ ذیل باتیں اخذ کی جائیں :

"نانا اور نانی کا امی سے رشتہ"

چچا کا ابّا سے رشتہ"

"خالہ کا امی سے رشتہ"

"ماموں کا امی سے رشتہ"

"خالہ کے گھر میں آپ کے خالہ زاد بہن بھائی رہتے ہیں"

"ماموں کے گھر میں ماموں زاد بہن بھائی رہتے ہیں"

"چچا کے گھر میں چچا زاد بہن بھائی رہتے ہیں "

گفتگو کے دوران استاد اس بات پر زور دے کہ :

۱ - ماموں - خالہ - چچا - نانا - نانی سب رشتہ دار بچّوں کو بہت پیار کرتے ہیں - انکی عزت کرنی چاہیے اور ان کا کہنا ماننا چاہیے -

۲ - خالہ زاد - ماموں زاد اور چچا زاد بہن بھائی اپنے بہن بھائیوں کی طرح ہوتے ہیں ان سے مل کر رہنا چاہیے -

۳ - نانا - نانی کے چھوٹے چھوٹے کام کرنا چاہییں -

III - تدریسی مشاغل

۱ - بچے باری باری اپنے کسی ایک ایسے عزیز کے گھر جانے کا حال تمام کلاس کو سنائیں جو انہیں بہت پسند ہو ، نیز یہ کہ وہ وہاں جا کر کیا کرتے ہیں - اور ان کے گھر جانا انہیں کیوں پسند ہے -

۲ - بچّوں کو بڑوں سے بات چیت کرنے کے آداب کی مشق دی جائے - مثلاً لفظ آپ کا استعمال - شکریہ ادا کرنا - لفظ

"تشریف رکھیے،، کا استعمال اور سلام کرنے کا صحیح طریقہ سکھایا جائے ۔

۳ ۔ بچّے اپنے خالہ زاد بھائی بہنوں ۔ ماموں زاد بھائی بہنوں یا چچا زاد بھائی بہنوں میں سے کسی ایک کے متعلق جماعت کو بتائیں ۔

ننھے منے ڈرامے

۱ ۔ ایک بچے کو کہا جائے ۔ "آپ اپنے ماموں کو پانی کا گلاس کیونکر پیش کریں گے؟ (بچّہ پانی کا گلاس دائیں ہاتھ سے پکڑے اور بایاں ہاتھ گلاس کے نیچے رکھ کر پیش کرکے دکھائے) ۔

۲ ۔ دو بچّے چچا بھتیجا بن جائیں ۔ بھتیجا چچا کو سلام کرے اور چچا بھتیجے کو کوئی چیز تحفہ کے طور پر دے اور بھتیجا شکریہ ادا کرے ۔

سبق نمبر ۳
گھر کے پالتو جانور

I ۔ سامان :

۱ ۔ بچّوں سے کہا جائے کہ کسی بچّے نے اگر طوطا اور مینا یا کوئی اور پرندہ پالا ہوا ہو تو وہ اس کا پنجرہ سکول لے آئے ۔

۲ ۔ عام جانور یا پرندے جو گھروں میں پالے جاتے ہیں ان کی تصاویر اکٹھی کی جائیں ۔ مثلاً طوطا ۔ گھوڑا ۔ اونٹ ۔ مرغی ۔ گائے ۔ بلی ۔ کتیا وغیرہ ۔

۳ ۔ ایک چارٹ (اگر چارٹ میسر نہ ہو تو کسی پرانے کیلنڈر کی پشت بھی استعمال کی جا سکتی ہے) ۔

۴ ۔ ایک کیل ۔

۵ ۔ گوند یا لیئی ۔

II ـ طریقۂ تدریس :

بچّوں سے پوچھا جائے کس کس کے گھر کون کون سے پالتو جانور ہیں ۔ ہر بچّہ کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنے پالے ہوئے جانور کے متعلق گفتگو کرے ۔ مثلاً اس کا رنگ کیا ہے ؟ شکل کیسی ہے ؟ وہ کیا کھاتا ہے ؟ اسے کہاں رکھا ہوا ہے؟ اسکی کیا احتیاط کرنا پڑتی ہے؟ وغیرہ ۔ جو بات بچّے خود نہ بتا سکیں ۔ وہ اُستاد سوال کرکے اخذ کرے ۔

گفتگو کے دوران مندرجہ ذیل باتوں پر زور دیا جائے :

۱ ـ پالے ہوئے جانوروں کی خوراک کا خیال رکھنا ۔
۲ ـ اُنھیں تنگ نہیں کرنا چاہیے بلکہ انکے آرام کا خیال رکھنا چاہیے ۔
۳ ـ جو جانور آپ نے پالا ہے وہ آپ کو کیوں پسند ہے ۔
۴ ـ ان جانوروں کا خیال رکھنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ۔

III ـ تدریسی مشاغل :

۱ ـ بچوں کو پالتو جانور کے متعلق کوئی کہانی سنائی جائے جس سے پالے ہوئے جانور اور بچوں کی محبت ظاہر ہو ۔ ایسی ایک کہانی کا خاکہ درج ذیل ہے :

"شادیہ کی ایک سفید رنگ کی بلی تھی ۔ اسکی نیلی آنکھیں تھیں ۔ اسکا نام نیلم تھا ۔ شادیہ اسے اپنے ہاتھ سے دودھ پلاتی ۔ نیلم شادیہ کے سوا کسی اور سے دودھ نہ پیتی ۔ ایک بار شادیہ اپنی خالہ کے ہاں تین دن کے لیے چلی گئی تو نیلم نے تین دن کچھ نہ کھایا ۔ ایک دن شادیہ سکول سے آئی تو نیلم غائب تھی ۔ تمام دن بہت تلاش کیا ۔ شادیہ روتے روتے سو گئی ۔ اس سے کھانا بھی نہ کھایا گیا ۔ نیلم صبح بھی نہ آئی ۔ شادیہ کا کسی کام میں دل نہ لگتا تھا ۔ چوتھے دن شادیہ اُداس بیٹھی تھی کہ اسے کمزور سی آواز "میاؤں" سنائی دی ۔ یہ نیلم، کی آواز تھی ۔ نیلم چار روز میں بے حد کمزور ہو گئی تھی ۔ صاف ظاہر تھا کہ نیلم

کو کوئی شخص پکڑ کر لے گیا ۔ اور آج وہ نہ جانے کس طرح اس سے بچ کر آگئی تھی ۔ شادیہ کی خوشی کی انتہا نہ تھی اس نے نیلم کو بہت پیار کیا اور اسے دودھ پلایا“ ۔

۲ ۔ اگر کوئی بچہ اپنا پالا ہوا پرندہ مثلاً طوطا ، مینا یا مرغی وغیرہ کلاس میں لے آئے ، تو بچّے اسکا مشاہدہ کریں اور اس کے متعلق بات چیت کریں ۔

۳ ۔ بچوں کو کہا جائے کہ وہ گروہی شکل میں بیٹھ کر پالتو جانوروں کی تصویریں گوند یا لئیی سے چارٹ پر چپکائیں ۔ اُستاد بچوں کی رہنمائی کرے کہ تصویریں سیدھی چپکیں ۔ اب چارٹ تیار ہے ۔ اسے جماعت کے کمرہ میں مناسب جگہ پر لٹکا دیا جائے ۔ اُستاد اس پر ٹائیٹل لکھ دے ۔

”ہمارے پالتو جانور“

اگر فلالین بورڈ میسّر ہو تو جانوروں کی تصویروں کی پشت پر فلالین چپکا دیں اور بچے ان تصاویر کو فلالین کے بورڈ پر لگانے کی مشق کر سکتے ہیں ۔

سبق نمبر ۴
”امام اور مؤذن“

I - **سامان :** ۱ ۔ نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کی تصویر ۔

۲ ۔ مسجد کی تصویر ۔

۳ ۔ کیل ۔

II - طریقہء تدریس :

گفتگو : بچوں سے پوچھا جائے ۔

۱ ۔ ”آپکے ابّا یا بھائی نماز کہاں پڑھتے ہیں“ ؟

(جب بچّے جواب دیں کہ مسجد میں ، تو مسجد کی تصویر سامنے کیل پر یا بورڈ پر لگا دی جائے)

۲ - "نماز کون صاحب پڑھاتے ہیں" ؟
۳ - "نماز ہم کیوں پڑھتے ہیں" ؟
۴ - "اذان کون دیتا ہے" ؟
۵ - "اذان دینے سے کیا مراد ہے" ؟

گفتگو کے دوران بچّوں پر واضح کیا جائے کہ :

۱ - امام صاحب اور مؤذن بے حد نیک کام کرتے ہیں - اس لئے ان کا احترام کرنا چاہیے -

III - تدریسی مشاغل :

۱ - اگر لڑکوں کا سکول ہے تو اُستاد بچوں کو مسجد میں لے جائے - سب بچّے نماز ظہر میں شریک ہوں اور امام مسجد اور مؤذن سے ملاقات کریں - اگر لڑکیوں کا سکول ہے تو بچیاں اذان سنیں اور انھیں امام مسجد سے زبانی متعارف کرا دینا چاہیے -

۲ - بچّوں میں سے اگر کسی کو اذان دینی آتی ہو تو وہ اذان سنائے ورنہ اُستاد خود بچّوں کو اذان سنائے -

۳ - نماز پڑھتے ہوئے لوگوں کی تصویر بچوں کو دکھائی جائے اور وہ اس میں سے امام مسجد کو پہچانیں -

۴ - بچّوں کو آگے اور پیچھے کی پہچان کرائی جائے - اس کے لیے یہ طریقے اختیار کیے جائیں :

۱ - ایک بچّے کو بلایا جائے اور اسے کلاس کے سامنے کھڑے ہونے کے لیے کہا جائے - دوسرے بچّے کو آکر اس کے آگے کھڑا ہونے کے لیے کہا جائے - اور تیسرے بچّے کو اس کے پیچھے کھڑا ہونے کے لیے کہا جائے -

۲ - بچوں سے پوچھا جائے - "کرسی کہاں ہے"

جواب ”کرسی میز کے پیچھے ہے“

”میز کہاں ہے“ ؟

جواب ”میز کرسی کے آگے ہے“

۳ ۔ ایک بچّے کو کہا جائے کہ دو قدم آگے لے ۔

دوسرے بچّے کو دو قدم پیچھے لینے کے لیے کہا جائے ۔

سبق نمبر ۵

”سکول کے لوگ“

(اُستاد ۔ ہیڈ ماسٹر ۔ ہم جماعت بچّے ۔
سکول کے بچے ۔ سکول کے ملازم)

I ۔ سامان :

سکول کی تصویر جس میں بچّے اور اُستاد دکھائے گئے ہوں ۔

II ۔ طریقۂ تدریس :

سبق کا آغاز ، اُستاد ، سکول کے متعلق گفتگو سے کرے ۔ مثلاً یہ کہ ”آپکے اپنے گھر میں جو لوگ رہتے ہیں اُن کے متعلق تو بات چیت کی۔ آئیے آج ہم سکول میں جو لوگ ہوتے ہیں انکے متعلق بات چیت کریں“۔ اسکے بعد وہ یہ سوال کر سکتا ہے :

۱ ۔ ”آپ کے سکول کا تمام انتظام کون صاحب کرتے ہیں“ ؟

۲ ۔ جماعت میں آپکو کون پڑھاتے ہیں ؟

۳ ۔ آپکی جماعت میں کتنے بچّے ہیں ؟

۴ ۔ آپکی جماعت کا کمرہ کون صاف کرتا ہے ؟

۵ ۔ رات کو سکول کی حفاظت کون کرتا ہے ؟

۶ ۔ گھڑوں میں پانی کون بھرتا ہے ؟

۷ ۔ سکول کے صحن میں پودے کون لگاتا ہے ؟

اس گفتگو کے دوران مندرجہ ذیل نتائج اخذ کیے جائیں :

۱ ۔ ہیڈ ماسٹر صاحب سکول کا انتظام کرتے ہیں اُن کا حکم ماننا چاہیے ۔

۲ - اُستادوں کی عزّت کرنی چاہیے -
۳ - اپنے ہم جماعتوں اور سکول کے دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر رہنا چاہیے -
۴ - سکول کے ملازم آپ کے لیے کام کرتے ہیں ان کا احترام کرنا چاہیے - انہیں ہر طرح کی مدد دینی چاہیے اور ان سے ہمدردی کرنی چاہیے -

III - تدریسی مشاغل

۱ - ہیڈ ماسٹر صاحب کو جماعت میں آنے کی دعوت دی جائے - وہ بچّوں سے بات چیت کریں - گفتگو میں یہ چیز اُجاگر کریں کہ انھوں نے بچوں کے لیے کیا کچھ کیا ہے اور سکول کو بہتر بنانے کے لیے وہ کیا کچھ کرتے ہیں - نیز

۲ - ہیڈ ماسٹر صاحب کے آنے سے پہلے بچّے اپنی جماعت کو ٹھیک ٹھاک کریں - بستے اور دوسری چیزوں کو قرینے سے رکھیں تاکہ ان کو احساس ہو کہ کوئی قابل احترام شخصیت کلاس روم میں آ رہی ہے - خیال رہے کہ بچّوں کو ڈرایا نہ جائے ، بلکہ انہیں احترام کرنا سکھایا جائے - اُستاد بچّوں کا مسلسل مشاہدہ کرے اور تربیت دے کہ وہ اپنے ہم جماعتوں کے ساتھ کیسے پیش آئیں مثلاً مل کر چیزیں استعمال کرنا ، دوسرے بچّوں کو جگہ دینا ، کسی کی گری ہوئی چیز اٹھا کر اسے دے دینا - دوسرے کی چیز خراب نہ کرنا وغیرہ وغیرہ -

۳ - کسی روز اُستاد بچّوں سے کہے کہ وہ گھر سے اپنا اپنا کھانا لے آئیں اور آدھی چھٹی کے وقت مل کر کھائیں - اس دوران بچّوں کو کھانے میں دوسروں کو شریک کرنے کی تربیت دی جا سکتی ہے -

نیز کھانے کے آداب ۔ مثلاً کھانے سے پہلے ، بسم اللہ پڑھنا ، لقمے چھوٹے لینا ، چبا کر کھانا ، کھانا ختم کر کے اللہ کا شکریہ ادا کرنا وغیرہ بھی سکھائے جا سکتے ہیں ۔

۴ ۔ اُستاد بچّوں کو روز مرّہ کی زندگی میں یہ تربیت بھی دے کہ ملازمین کے ساتھ عزّت سے پیش آنا چاہیے ۔ ان سے تُو تراق کرکے گفتگو نہ کی جائے ۔ اگر ان کی مدد کی ضرورت ہو تو مدد بھی ضرور کرنی چاہیے ۔

۵ ۔ اُستاد ، بچّوں کو یہ عادت بھی ڈالے کہ وہ اُستادوں کو اپنے ہم جماعتوں کو ، سکول کے دوسروں بچّوں کو جب دن میں پہلی بار ملیں تو سلام ضرور کریں ۔ اس سلسلہ میں بچّوں کو موقعہ محل دیکھنے کی تربیت بھی دی جائے ۔ یہ نہ ہو کہ کمرہ جماعت میں ہی سلام کا سلسلہ جاری ہو جائے ۔

یونٹ نمبر ۵
تحفظ "گھر"

مقاصد : معلوماتی ۔

۱ ۔ ایسی اشیا سے باخبر رہنا جو کسی کے لئے خطرناک ہو سکتی ہیں ۔
۲ ۔ ذرائع تحفظ سے باخبر ہونا ۔

استحسانی ۔

۱ ۔ محبت ذات ۔
۲ ۔ قومی ملکیت کا تحفظ ۔

عملی ۔

۱ ۔ گڑھوں سے بچ کر چلنا ۔
۲ ۔ تکلیف دہ اشیا سے بچنا ۔
۳ ۔ مفید اشیا کو سمجھنا ۔

سامان :

اُستاد اخبار یا رسالے سے مندرجہ ذیل تصاویر کاٹ لیں :
۱ ۔ جلتا ہوا گھر ۔
۲ ۔ بجلی کا ٹیبل فین اور بجلی کے کھمبے ۔
۳ ۔ کتا اور سانپ ۔
۴ ۔ شکستہ عمارت ۔
۵ ۔ گوندھی ہوئی مٹی اور دھاگا بچے گھر سے ہمراہ لائیں ۔
(کچھ تصاویر سائنس کی کتاب میں بنی ہوئی ہیں)

سبق نمبر ۱
الف ۔ جماعتی تدریس

طریقہ : ۱ ۔ فلالین بورڈ/دیوار پر جلتے ہوئے گھر کا تراشا لگایا جائے ۔

۲ - بچّوں سے آگ لگنے کے باعث ممکنہ نقصان پر گفتگو کی جائے -
۳ - کسی شخص کو کمرے سے نکالے جانے کی کوشش کا ذکر کیا جائے -
۴ - آگ جلانے اور آگ لگنے کے فرق کو واضح کیا جائے -
۵ - آتش بازی سے آگ لگنے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے -

ب - مشاغل طریقہ

۱ - بچّوں کی عدم موجودگی میں گھاس پھوس کے دو تین ڈھیروں کو آگ لگائی جائے -

۲ - سہولت کے لیے بچّوں کے گروہ بنا لیے جائیں -

۳ - ایک گروہ میں چار سے چھ بچّے شامل ہوں - ہر گروہ کے ذمے ایک کام لگایا جائے -

۴ - بچّے پانی سے آگ بجھائیں -

۵ - آگ پر مٹی ڈالیں -

۶ - بچے آگ سے بچی ہوئی گھاس پھوس کو ڈھیر سے الگ کریں -

۷ - وہ ایک دوسرے کے کام کو دیکھیں اور اپنی معلومات کا تبادلہ کریں -

سبق نمبر ۲

الف - جماعتی تدریس طریقہ

۱ - ایک بچّے سے بجلی کے ٹیبل فین کا تراشا ، فلالین بورڈ/ دیوار پر لگانے کے لیے کہا جائے۔

۲ - بچّوں کو بتایا جائے کہ چلتے ہوئے پنکھے میں ہاتھ ڈالنے سے انگلیاں کٹ جاتی ہیں -

۳ - ان سے اخذ کرایں کہ ننگی تار میں اگر بجلی آجائے تو اس کے چھونے سے انسان مر سکتا ہے ۔

۴ - دوسرے بچے سے بجلی کے کھمبے کا تراشا فلالین بورڈ/ دیوار پر لگانے کے لئے کہا جائے ۔

۵ - بچوں پر واضح کیا جائے کہ کھمبوں میں اگر بجلی آ جائے تو اس کے چھونے سے انسان مر سکتا ہے ۔

۶ - انھیں تلقین کی جائے کہ وہ بجلی کے کھمبوں سے دور رہیں ۔

ب ۔ مشاغل

طریقہ :

۱ - بچوں کے گروہ بنا لیے جائیں ۔

۲ - ایک گروہ میں چار پانچ بچے شامل ہوں ۔ ہر گروہ کو ایک کام تفویض کیا جائے ۔

۳ - بچوں سے کہا جائے کہ وہ گوندھی ہوئی مٹی سے بجلی کے دو کھمبے بنائیں اور ان پر تاریں دھاگے سے ظاہر کریں ۔

۴ - بچے ایک دوسرے کا کام دیکھیں اور اس کے متعلق بات چیت کریں ۔

۵ - اُستاد بچوں کو ماڈل بنانے میں مدد دیں ۔

سبق نمبر ۳

الف ۔ جماعتی تدریس

طریقہ :

۱ - سانپ کا تراشا فلالین بورڈ / دیوار پر لگایا جائے ۔

۲ - بچوں کو بتایا جائے کہ سانپ انسان کا دشمن ہے ۔ اس کے کاٹنے سے آدمی مر سکتا ہے ۔

۳ - بچھو کے ڈنگ کے متعلق بچوں کو واقفیت دلائی جائے ۔

۴ - ایک بچہ فلالین بورڈ / دیوار پر کتے کا تراشا لگائے -
۵ - بچوں کو بتایا جائے کہ کتے کے کاٹنے سے انسان زخمی ہو جاتا ہے -
۶ - اُنھیں موذی جانوروں کے قریب نہ جانے کی تلقین کی جائے -

ب - مشاغل

طریقہ :

۱ - جماعت کو گروہوں میں بانٹ لیا جائے -
۲ - ایک گروہ میں آٹھ سے دس بچے شامل ہوں - ہر گروہ کے ذمے ایک کام لگایا جائے -
۳ - بچے کتے سے بچنے کے طریقے معلوم کریں -
۴ - بچے پٹّی باندھنا سیکھیں -
۵ - سانپ اور بچھو کو مارنے کی تدابیر سوچیں -
۶ - بچے آپس میں معلومات کا تبادلہ کریں -
۷ - اُستاد گھوم پھر کر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں -

سبق نمبر ۴

الف - جماعتی تدریس

طریقہ :

۱ - ایک بچہ فلالین بورڈ / دیوار پر شکستہ عمارت کا تراشا لگائے -
۲ - بچوں کو بتایا جائے کہ چھت گرنے سے انسان اس کے نیچے دب کر مر سکتا ہے -
۳ - ان سے اخذ کرایں کہ بوسیدہ مکانوں کی چھت پر نہیں چڑھنا چاہیے -
۴ - بچوں پر واضح کیا جائے کہ شکستہ دیوار گرنے کی صورت میں انسان زخمی ہو سکتا ہے -

۵ - ان سے اخذ کرائیں کہ شکستہ عمارت ، شکستہ دیوار کسی وقت بھی گر سکتی ہے -

٦ - بچوں کو تلقین کی جائے کہ وہ ایسی جگہوں پر نہ جائیں -

ب - مشاغل

طریقہ :

۱ - بچوں کے گروہ بنا لیے جائیں -

۲ - بچے چھت گرنے کی صورت میں ممکنہ نقصانات کا اندازا کریں -

۳ - دیوار گرنے سے ممکنہ اثرات معلوم کریں -

۴ - بچے پاؤں پھسلنے کے ممکنہ امکانات کا جائزہ لیں -

۵ - ایک گروہ کے بچے دوسرے گروہوں کے بچوں سے اپنی معلومات کا تبادلہ کریں -

٦ - اُستاد بچوں کی ہمت بڑھانے کے لیے کمک دہندوں کا استعمال کریں -

یونٹ نمبر ٦

تحفظ "مدرسہ"

مقاصد :

الف ۔ معلوماتی ۔

۱ ۔ بچوں کو سکول کی چیزوں سے واقفیت دلانا ۔
۲ ۔ چیزوں کی حفاظت کرنے کا طریقہ سکھانا ۔
۳ ۔ خراب چیزوں کو ٹھیک کرنے کا طریقہ بتانا ۔
۴ ۔ خطرناک چیزوں سے واقفیت دلانا ۔

ب ۔ استحسانی ۔

۱ ۔ اپنی چیزوں سے لگاؤ پیدا کرنا ۔
۲ ۔ سکول اور سکول کی چیزوں سے لگاؤ پیدا کرنا ۔
۳ ۔ پبلک کی چیزوں کی حفاظت کرنا ۔

ج ۔ عملی ۔

۱ ۔ چیزوں کو محفوظ کرنا ۔
۲ ۔ خطرے سے بچنا ۔

طریقۂ تدریس :

سبق نمبر ۱

الف ۔ جماعتی تدریس

۱ ۔ بچوں سے کہا جائے کہ وہ اپنے اپنے بستے سامنے رکھ لیں ۔ کیسے بستوں کو کھول کر دیکھیں کہ ہر چیز درست ہے ۔ اگر کوئی چیز خراب ہے تو بتائیں کہ اسے ٹھیک کیا جائے ۔

۲ ۔ بچے آپس میں ایک دوسرے کے بستے دیکھیں اور بتائیں کہ جو چیزیں خراب ہیں انھیں ٹھیک کیسے کیا جائے ۔

۳ ۔ اُستاد گفتگو کرے کہ بستے کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے ۔ بستے کے اندر کی کتابوں ، کاپیوں وغیرہ کو بھی ٹھیک طرح سے رکھنا چاہیے ۔ بستے کی حفاظت پر زور دیا جائے ۔

ب - مشاغل

۱ - بچوں کو پانچ پانچ کی ٹولیوں میں بانٹ دیا جائے۔

۲ - ہر ٹولی سے کہا جائے کہ وہ اپنے ساتھیوں کے بستوں کو دیکھے ، انھیں ٹھیک کرنے کی تجاویز بتائے۔

۳ - بچوں سے کہا جائے کہ وہ اپنے اپنے بستے ٹھیک کریں ، انھیں جھاڑیں ، صاف کریں اور کتابیں وغیرہ دوبارہ رکھیں۔

۴ - بچوں کو بتا دیا جائے کہ وہ گھر پر بھی اپنے بستے ٹھیک کریں ، خراب چیزوں کی مرمت کرائیں ، اگلے دن ان کے بستوں کی صفائی کا معائنہ ہوگا۔ اُستاد کوشش کرے کہ مختلف ٹولیوں میں مقابلے کی صورت پیدا ہو جائے۔

سبق نمبر ۲

الف۔ جماعتی تدریس

۱ - سب سے پہلے بچوں کے بستوں کا معائنہ کیا جائے اور بتایا جائے کہ کون سی ٹولی اوّل آئی ہے۔

۲ - بچوں سے گفتگو کی جائے کہ وہ اپنے کمرہ جماعت کا جائزہ لیں ، اس میں کون کون سی چیزیں ہیں۔

۳ - واضح کیا جائے کہ سکول کی تمام چیزیں بچوں کے لیے ہیں ، ان کی حفاظت کرنا بھی انھیں کا فرض ہے۔

۴ - بچوں سے پوچھا جائے کہ سکول میں کون کون سی چیزیں خراب ہیں اور انھیں کس طرح ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔

ب - مشاغل :

۱ - بچوں کو پانچ پانچ کی ٹولیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

۲ - ہر ٹولی کو سکول کا ایک حصّہ بتا دیا جائے کہ وہ اس حصّے کو دیکھے اور خراب چیزوں کی مرمت کرے۔ سکول کو سجانے کے لیے اپنے ذمے کام لے۔

۳ - ہر ٹولی کچھ پودے بھی لگائے - یہ پودے سکول کے صحن میں لگائے جائیں یا گملوں میں لگائے جائیں یا ڈبوں میں لگائے جائیں -

۴ - اُستاد کوشش کرے کہ بچوں میں مسابقت کا جذبہ کار فرما رہے -

سبق نمبر ۳

الف جماعتی تدریس

۱ - بچوں سے گفتگو کی جائے کہ سکول کی صفائی کس طرح کی جائے - پودوں کی نگہداشت کیسے کی جائے -

۲ - ساتھ ہی ساتھ یہ بھی بتایا جائے کہ بچے گلی سڑی چیزیں نہ کھائیں - اس مقصد کے لیے اگر ممکن ہو تو کوئی متعلقہ تصویریں دکھائی جائیں -

۳ - اُستاد ایسے واقعات اور کہانیاں سنائے جس میں صفائی کی نصحیت ہو - بچوں کو بھی موقع دیا جائے کہ وہ واقعات سنائیں -

ب - مشاغل

۱ - پچھلی مرتبہ بچوں نے سجانے کے لیے جو کام اپنے ذمہ لیا تھا ، ان سے کہا جائے کہ وہ اُسے نکالیں - ہر ٹولی اپنے اپنے حصے میں لائی ہوئی چیزیں لگاوے -

۲ - بچے اپنے اپنے پودوں کو پانی دیں اور اُن کی دیکھ بھال کریں -

یونٹ نمبر ۷

تحفّظ "مسجد"

مقاصد : معلوماتی

۱ ۔ مسجد کی چیزوں کا جائزہ ۔

استحسانی ۔

۱ ۔ مسجد کا تقدس ۔

عملی ۔

۱ ۔ اشیا کا موزوں اور مناسب ترتیب سے رکھنا ۔

۲ ۔ مفید اشیا کو سمجھنا ۔

سامان :

اُستاد اخبار یا رسالے سے رحل کی تصویر کاٹ لیں ۔

سبق نمبر ۱

الف ۔ جماعتی تدریس

طریقہ :

۱ ۔ بچوں کو بتایا جائے کہ مسجد میں جوتا پہن کر نہیں جاتے ۔

۲ ۔ جوتے اتار کر کسی محفوظ مقام پر رکھ لیتے ہیں (بچوں سے اخذ کرائیں)

۳ ۔ بچوں پر واضح کیا جائے کہ مسجد میں پانی کا ضیاع نہیں کرتے ۔

۴ ۔ انہیں مسجد میں خاموشی اختیار کرنے کا احساس دلایا جائے ۔

۵ ۔ بچوں سے اخذ کرائیں کہ رحل کو آرام سے کھولتے ہیں اور سپاروں کو حفاظت سے رکھتے ہیں تاکہ ان کی بے ادبی نہ ہو۔

ب ۔ مشاغل :

طریقہ :

۱ ۔ جماعت کو گروہوں میں بانٹ لیا جائے ۔

۲ ۔ ایک گروہ میں دس سے بارہ بچے شامل ہوں ۔ ہر گروہ کے ذمے ایک کام لگایا جائے ۔

۳ - بچے سپارے رکھنے کی جگہوں کے متعلق گفتگو کریں -
۴ - وضو کرنا سیکھیں -
۵ - بچے مسجد میں صفائی کے بارے میں بات چیت کریں -

سبق نمبر ۲

طریقہ : الف - جماعتی تدریس

۱ - بچوں سے اخذ کرائیں کہ مسجد میں لوٹے اور نلکے کو نقصان نہیں پہنچاتے -
۲ - بتایا جائے کہ صف ، دری صاف ستھری رکھنا اچھے بچوں کا شیوہ ہے -
۳ - بچوں کو بتایا جائے کہ منبر پر اچھلتے کودتے نہیں اور نہ ہی ٹوپیوں سے کھیلتے ہیں -
۴ - مسجد کی دیواروں پر نہیں لکھتے (بچوں سے اخذ کرائیں)
۵ - بچوں کو احساس دلایا جائے کہ مسجد کی تمام چیزوں کا تحفّظ ان پر لازم ہے -

طریقہ : ب - مشاغل

۱ - بچوں کو قریبی مسجد میں لے جایا جائے -
۲ - انھیں موقع دیا جائے کہ وہ مسجد کی چیزوں کو دیکھیں -
۳ - جن چیزوں میں خرابی نظر آئے ان کی نشاندہی کریں -
۴ - بچوں کے گروہ بنا لیے جائیں -
۵ - ایک گروہ میں چار سے چھ بچے شامل ہوں - ہر گروہ کے سپرد ایک ایک کام کیا جائے -
۶ - بچے ان کاموں کو سرانجام دیں جن میں مسجد کی صفائی ، چیزوں کا ٹھیک طرح رکھنا اور ان کا تقدس شامل ہو -
۷ - اُستاد گھوم پھر کر بچوں کے کام کو دیکھیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں -

نوٹ : غیر مسلم بچوں کو ان کی عبادت گاہوں کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی جائیں -

یونٹ نمبر ۸

رسل و رسائل کے ذریعے

مقاصد :

الف ۔ معلوماتی ۔

۱ ۔ رسل و رسائل کے مختلف ذریعوں سے واقفیت دلانا ۔
۲ ۔ گھر کے افراد جن ذرائع کو استعمال کرتے ہیں ان کی افادیت سے روشناس کرانا ۔
۳ ۔ مشینوں کے استعمال سے روشناس کرانا ۔

ب ۔ استحسانی ۔

۱ ۔ اپنی چیزوں کی حفاظت کرنا ۔
۲ ۔ سواری کے جانوروں کا خیال رکھنا ۔
۳ ۔ کارآمد چیزوں سے لگاؤ پیدا کرنا ۔

ج ۔ عملی ۔

۱ ۔ مختلف ضروریات کے لیے سواریوں کا انتخاب کرنا ۔
۲ ۔ سواریوں کی تصاویر جمع کرنا ۔
۲ ۔ گاڑی کا ماڈل بنانا ۔

سامان :

۱ ۔ تصاویر : سائیکل ، تانگہ ، گڈا ، رہڑہ ، گدھا گاڑی ، اونٹ گاڑی ، سکوٹر ، کار۔ } رسالوں ، اخباروں وغیرہ سے کاٹ کر جمع کی جائیں ۔ بچوں سے بھی مدد لی جا سکتی ہے ۔

۲ ۔ چکنی مٹی
۳ ۔ لکڑی یا سرکنڈا
} مقامی طور پر مہیا کی جائیں ۔

طریقۂ تدریس

سبق نمبر ۱

الف - جماعتی تدریس :

۱ - بچوں سے دریافت کیا جائے کہ "وہ گھر سے سکول کس طرح آتے ہیں؟"
۲ - بچے جن جن سواریوں کا نام لیں ، ان کی تصویریں دکھائی جائیں -
۳ - بچوں سے یہ بھی پوچھا جائے کہ ان کے گھروں پر کون کون سی سواریاں موجود ہیں ؟
۴ - جن جن سواریوں کا تذکرہ ہو ان کی تصاویر دکھائی جائیں -
۵ - مختلف سواریوں کی نوعیت کے متعلق گفتگو کی جائے ، جیسے ان سواریوں کو کون کھینچتا ہے ؟ کس میں آدمی بیٹھتے ہیں اور کس میں سامان لادا جاتا ہے ؟

ب - مشاغل

۱ - بچوں کو سکول کے قریب کسی راستے یا سڑک کے کنارے کھڑا کر دیا جائے -
۲ - بچوں سے کہا جائے کہ وہ دیکھیں کہ اس سڑک پر سے کون کون سی سواریاں گذرتی ہیں ؟
۳ - بچے انھیں غور سے دیکھیں ، یہ معلوم کریں کہ یہ گاڑیاں یا سواریاں کدھر سے آتی ہیں اور کہاں جاتی ہیں ؟
۴ - اگر سامان لدا ہے تو کون سی چیز ہے ؟
۵ - اس طرح بیس پچیس منٹ کے اندر ہر قسم کی گاڑیوں کی تعداد بچے نوٹ کریں -

سبق نمبر ۲

الف - جماعتی تدریس

۱ - پچھلے سبق میں بچوں نے جو مشاہدہ کیا ہے اس کے متعلق

گفتگو کی جائے - مثلاً یہ پوچھا جائے کہ کون سی گاڑی سب سے زیادہ گزری ؟

۲ - باری باری ایک ایک گاڑی کے متعلق تفصیلی گفتگو کی جائے - مثلاً سائیکل کے متعلق یہ بات کی جائے کہ اسے کون چلاتا ہے ، کتنی دور تک سفر کیا جا سکتا ہے ؟ ایک سائیکل پر کتنے آدمی سفر کر سکتے ہیں ؟

۳ - اسی طرح دوسری گاڑیوں کے متعلق بھی گفتگو کی جائے -

۴ - کوشش کی جائے کہ بچوں پر نقل و حمل کی سہولت ، آرام ، رفتار وغیرہ کے تصوّرات واضح ہو جائیں -

ب - مشاغل

۱ - بچوں کے سامنے ایک سائیکل پیش کی جائے -

۲ - بچے اس سائیکل کے چاروں طرف کھڑے ہو جائیں -

۳ - اُستاد اس سائیکل کے مختلف حصّوں کو دکھائے - بتایا جائے کہ یہ کیا کام کرتا ہے ؟

۴ - بچوں کو موقع دیا جائے کہ وہ سائیکل کے مختلف حصوں کو دیکھیں اور ان کے متعلق آپس میں گفتگو کریں -

نوٹ : اگر سائیکل نہ مل سکے تو اس کی تصویر دکھا کر بات چیت کی جائے -

سبق نمبر ۳

الف - جماعتی تدریس

۱ - اس سبق میں ایسی گاڑیوں کا تذکرہ کیا جائے جنھیں جانور کھینچتے ہیں - جیسے تانگہ ، ریڑا ، گڈا ، گدھا گاڑی ، اونٹ گاڑی وغیرہ -

۲ - باری باری بچوں کے سامنے ایک ایک گاڑی کی تصویر پیش کی جائے اور اس کے متعلق گفتگو کی جائے -

مثلاً - پہلے تانگے کی تصویر دکھائی جائے ، بات کی جائے کہ تانگے کو گھوڑا کس طرح کھینچتا ہے ؟ ایک تانگے میں

کتنے آدمی سفر کر سکتے ہیں ؟ تانگہ کتنی دور تک جا
سکتا ہے؟ اس کی رفتار کتنی ہوتی ہے؟ اس کے کیا
فوائد ہیں ؟

۳ - اسی طرح باقی گاڑیوں کے متعلق بھی بات چیت کی جائے -

۴ - یہ بھی واضح کیا جائے کہ کس میں سواری بیٹھتی ہے اور
کس میں سامان لادا جاتا ہے -

نوٹ : مقامی حالات کے تحت گاڑیوں یا سواریوں میں تبدیلی کر لی
جائے -

ب - مشاغل

۱ - بچوں کو پانچ پانچ کی ٹولیوں میں بانٹ دیا جائے -

۲ - بچوں کو سکول کے صحن میں لایا جائے -

۳ - صحن میں چکنی مٹی رکھی ہو - بچوں سے کہا جائے کہ
ہر ٹولی اس مٹی کو الگ الگ گوندھے - اس سے چھوٹے
چھوٹے پہیے تیار کرے - پھر لکڑی یا سرکنڈے کی مدد
سے گاڑی تیار کرے - ہر گروپ کم از کم دو گاڑیاں تیار
کرے -

۴ - ہر گروپ اپنی گاڑیوں کو کاغذ کی مدد سے سجائے -

۵ - آخر میں ہر گروپ اپنی اپنی گاڑی کو سجا کر اُسے نمائش
کے لیے رکھ دے - سب بچے دوسرے گروپوں کی گاڑیاں
دیکھیں اور آپس میں گفتگو کریں -

۶ - جب بچے کام کر رہے ہوں تو اُستاد گھوم پھر کر ان کا
کام دیکھے اور ان سے سوال کرے تاکہ یہ معلوم ہو سکے
کہ وہ کیا کام کر رہے ہیں اور کیوں -

۷ - بچوں سے کہا جائے کہ وہ ایک کاغذ پر ایسی گاڑیوں کی
تصویریں چپکائیں جنھیں جانور کھینچتے ہیں - یہ تصویریں
اخباروں ، رسالوں وغیرہ سے حاصل کریں - اس طرح ہر بچہ
اپنا البم تیار کرے - یہ کام گھر پر بھی کیا جا سکتا ہے -

سبق نمبر ۴

الف ۔ جماعتی تدریس

۱ ۔ اس سبق میں ایسی گاڑیوں کا ذکر کیا جائے جو انجن سے چلتی ہیں ، جیسے سکوٹر ، کار ۔

۲ ۔ باری باری بچوں کے سامنے تصویریں پیش کی جائیں اور اس کے متعلق گفتگو کی جائے ۔ مثلاً کار کی تصویر دکھائی جائے ۔ بات کی جائے کہ کار کس طرح چلتی ہے ۔ انجن چلانے کے لیے ایندھن کون سا استعمال ہوتا ہے ؟ رفتار کیسی ہے ؟ کتنے آدمی بیٹھ سکتے ہیں ؟ سامان کہاں رکھا جاتا ہے ؟ کتنی دور تک سفر کیا جا سکتا ہے ؟

۳ ۔ اسی طرح سکوٹر کے متعلق بھی گفتگو کی جائے ۔

۴ ۔ خاص طور پر کم وقت میں زیادہ فاصلہ طے کرنے کی اہمیت کو واضح کیا جائے ۔

ب ۔ مشاغل

۱ ۔ بچوں کو پانچ پانچ کی ٹولیوں میں بانٹ دیا جائے ۔

۲ ۔ سکول کے صحن میں ان کو چکنی مٹی اور لکڑیاں دے دی جائیں ۔

۳ ۔ ان سے کہا جائے کہ کل والی گاڑیاں ، اگر کچھ نامکمل رہ گئی ہوں تو تیار کریں ۔

۴ ۔ بچوں سے کہا جائے کہ مٹی کے پہیے بنائیں ۔ ان کی مدد سے کار اور سکوٹر کے ماڈل تیار کریں ۔

۵ ۔ جب بچے ماڈل بنا رہے ہوں تو اُستاد گھوم پھر کر ان کا کام دیکھے ۔ ان سے سوالات کرکے مختلف چیزوں کی نوعیت معلوم کرے ۔

۶ ۔ بچوں سے کہا جائے کہ وہ کار اور سکوٹر کی تصویریں اپنے البم پر چپکائیں ۔ یہ تصویریں اخباروں ، رسالوں وغیرہ سے

حاصل کی جا سکتی ہیں - بچے یہ کام گھر پر بھی کر سکتے ہیں -

۷ - بچوں کو بتایا جائے کہ اگلے سبق میں وہ اپنے اپنے البم لے کر آئیں - اس وقت ہر گروپ اپنی بنائی ہوئی گاڑیاں بھی رکھے گا -

سبق نمبر ۵

الف - جماعتی تدریس

۱ - بچوں کے بنائے ہوئے البم اس طرح لٹکائے جائیں کہ ہر گروپ کا البم ایک ساتھ ہو - اسی کے ساتھ اس گروپ کی بنائی ہوئی گاڑیوں کے ماڈل بھی رکھے جائیں -

۲ - بچے ان چیزوں کو دیکھیں -

۳ - بچوں سے گفتگو کی جائے -

۴ - ہر گروپ سے کہا جائے کہ وہ اپنی تصویروں اور ماڈلوں کی تشریح کرے -

۵ - اس طرح کوشش کی جائے کہ مختلف گاڑیوں اور سواریوں کا اعادہ ہو جائے -

ب - مشاغل

۱ - بچوں کو چار گروپوں میں تقسیم کر دیا جائے -

۲ - ہر گروپ الگ الگ بیٹھ جائے - اگر کمرہ چھوٹا ہو تو سکول کے صحن میں بھی بچوں کو بٹھایا جا سکتا ہے -

۳ - اُستاد بچوں کو بتا دے کہ وہ باری باری ہر گروپ سے سوال کرے گا - جو گروپ صحیح جواب دے گا اسے ہر صحیح جواب کا ایک نمبر ملے گا - جس گروپ کے نمبر زیادہ ہوں گے وہ جیت جائے گا -

۴ - اُستاد کوشش کرے کہ ہر طالب علم کم از کم ایک سوال کا جواب ضرور دے -

۵ - اس طرح پورے یونٹ کا اعادہ کر لیا جائے -

یونٹ نمبر ۹

اہم شخصیات

مقاصد :

معلوماتی -

۱ - مدرسہ کے افراد کے کارناموں سے واقفیت دلانا ۔
۲ - عظیم شخصیات کا صحیح تصور دلانا ۔

استحسانی -

۱ - اچھے کارنامے سرانجام دینے والوں کی عظمت اور وقار ۔

عملی -

۱ - بڑا آدمی بننے کے لیے محنت اور دیانتداری سے کام کرنا ۔
۲ - بڑے آدمیوں کی کہانیاں سننا ۔

سامان :

کوئی نہیں ۔

سبق نمبر ۱

الف - جماعتی تدریس

طریقہ :

۱ - اپنے مدرسہ کے ایک پرانے طالب علم کو مدرسہ میں آنے کی دعوت دی جائے ۔
۲ - اُستاد بچوں سے ان کا تعارف کراتے ہوئے انھیں بتائیں کہ وہ اسی مدرسہ کے طالب علم رہ چکے ہیں ۔
۳ - بچوں کو ان کے موجودہ پیشے سے متعلق آگاہی دلائی جائے ۔
۴ - ان کی کام سے لگن ، ایمانداری اور بہادری کے واقعات بچوں کو سنائے جائیں ۔
۵ - بچوں کو بڑوں کا ادب کرنے کی تلقین کی جائے ۔

۶ - ان میں بزرگوں کی باتیں غور سے سننے اور ان پر عمل کرنے کے اوصاف پیدا کیے جائیں -

ب - مشاغل

طریقہ:

۱ - پرانے طالب علم بچوں کو اپنے بچپن کے حالات دلچسپ پیرائے میں سنائیں -

۲ - انھیں چاہیے کہ وقفوں میں بچوں سے استفسار کریں -

۳ - بچوں کو آمادہ کریں کہ وہ ان سے سوالات پوچھیں -

۴ - بچے ان کے کام کے بارے میں معلومات حاصل کریں -

۵ - بچوں کے مختلف گروہ بنا لیے جائیں -

۶ - بچوں سے کہا جائے کہ وہ آپس میں گفتگو کریں اور مدرسہ کے پرانے طالب علموں کے بارے میں اپنی معلومات کا تبادلہ کریں -

نوٹ : حالات اگر اجازت دیں تو بہتر ہوگا کہ زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کو بھی مدرسہ میں مدعو کیا جائے - وہ آسان پیرائے میں اپنے اپنے کام کی نوعیت بچوں کو بتائیں - ان کی باتیں بچوں کے لیے دلچسپی کا باعث ہوں گی - مدرسہ کے موجودہ ذہین طالب علموں کو جماعت میں آ کر بچوں سے خطاب کرنے کے مواقع بہم پہنچا کر دگنا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے -